تبلیغی جماعت

حقائق و معلومات کے اُجالے میں

مولفہ

علامہ ارشد القادری مدیر "جامِ نور" جمشید پور

الناشر

مظہرِ فیضِ رضا۔ برج منڈی لائل پور

بڑے بھولے بھالے بڑے اللہ والے
ریاض آپ کو بس ہمیں جانتے ہیں!

تبلیغی جماعت

حقائق و معلومات کے اُجالے میں

—— مؤلفہ ——
علامہ ارشد القادری مدیر "جامِ نور" جمشید پور

—— الناشر ——
مظہرِ فیضِ رضا —— بُرج منڈی —— لائل پور

نام کتاب ——— تبلیغی جماعت
مؤلف ——— علامہ ارشد القادری
طابع ——— الکتاب ۔ لاہور
ناشر ——— مظہر فیض رضا ۔ برج منڈی ۔ لائلپور
کاتب ——— محمد شریف گل ۔ لاہور
قیمت ——— 7/50 روپے

پیش لفظ

از بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی استاذ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور

"تبلیغی جماعت" دہلی کی ایک گمنام مسجد سے بگولے کی طرح اٹھی اور ہندوستان کے پورے افق پر طوفان بن کر چھا گئی۔ اس کے اس قبول عام کی پشت پر کچھ تو اس کے نعرے "کلمہ" اور "نماز" کی دلکشی کام کر رہی ہے، کچھ اس کے ورکروں کی انتھک جد وجہد کا نتیجہ اور کچھ جاہل اور بے عمل عوام کو (جو اس احساسِ ندامت کے بوجھ تلے دبے جا رہے تھے کہ ہم عصیاں شعار اور علم و عمل کے تہی دست نیکیوں سے خالی ہیں) یہ سبز باغ ابھار رہا ہے کہ بیک گردش چلہ آلودگی کی اس پستی سے نکل کر صحابہؓ اور انبیاء کی صف میں کھڑے ہو گئے گویا:

صد سالہ دورِ چرخ ہے ساغر کا ایک جام
نکلے جو میکدہ سے تو دنیا بدل گئی

وہ سمجھتے ہیں اس "چلت پھرت" میں تفریح الگ رہی اجنت کا ریزرویشن بھی ہو گیا۔ آج سے ہی جنت کے دروازہ پر حوریں ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔

لیکن جہاں تک اس نعرہ کا تعلق ہے یہ نعرہ تو ہمیشہ سے مسلم قوم کے پاس رہا ہے اور اپنی پوری دلکشی کے ساتھ، کون سی اسلامی جماعت ہے جس کا بنیادی مقصد یہ نعرہ نہیں تو کیا ان صدیوں کی طول طویل مدت میں کسی جماعت کو ایسے پرجوش حمایتی نہ ملے جو ہندوستان گیر پیمانے پر اس نعرہ کی روح پھونک سکیں؟

ہو سکتا ہے یہاں کچھ لوگ "وہابی تحریک" کی مثال دیں کہ اسی نعرہ کے ساتھ اک بیک سارے ہندوستان میں "انفلوئنزا" کی طرح پھیل گئی تھی اور اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ

"ڈبلیو ڈبلیو" ہنٹر کو اپنی رپورٹ میں ان کی شدید ترین جارحانہ جدوجہد کا اعتراف کرنا پڑا۔ لیکن یہ حقیقت اب ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی ہے کہ "وہابی تحریک" بھی ہندوستان میں انگریزوں کے دودھ پر ہی پل کر جوان ہوئی۔ ان کی سیاسی حمایت، اخلاقی تائید اور مالی امداد بھی حاصل کر کے ہی یہ جماعت جہاد کا سوانگ رچا سکی اور ہندوستانی مسلمانوں کی اس متحدہ طاقت کو جسے مولانا فضل حق علیہ الرحمہ اور ان کے رفقاء، انگریزی سامراج کے خلاف استعمال کر رہے تھے جہاد کے نام پر اس کا رُخ افغانی مسلمانوں کی طرف پھیر سکی۔

پس اگر "تبلیغی جماعت" بھی کوئی ایسی ہی تحریک ہے جس کے نعرۂ توحید کا سارا فائدہ غیروں کو پہنچتا ہے اور جس کے ہر ہر سجدہ اخلاص کا دام اینٹی اسلام طاقتیں پہلے ہی ادا کر چکی ہیں تو خدارا بتائیے اس جماعت کو اسلام اور مسلمانوں سے کیا علاقہ؟

الغرض نعرے کی دلکشی بجا، اور اس کی تاثیری قوت بھی مسلم، لیکن ہم کو اس سے الگ ہو کر گہرائی میں اترنا ہوگا اور کسی دوسری مومیائی کو تلاش کرنا ہوگا۔ جس نے ایسی مردہ قوم میں یہ روحِ عمل پھونک دی۔

اسی طرح دُنیا کی تمام جماعتوں میں مخلص ترین ورکروں کی کمی نہیں۔ کئی ایک سیاسی جماعتوں تک میں بیحد محنت کرنے والے اور اپنے مقصد سے بے لاگ اخلاص رکھنے والے موجود ہیں۔ پھر بھی جو تبلیغی جماعت کے مساعی اور اس کے پھیلاؤ اور وسعت گیرائی میں ہے۔ وہ اوروں میں کہاں۔ بقول شخصے: ع

مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب اس کے مخلص بانیوں کی کرامت ہے۔ "حقیقت یہ ہے جو اللہ کے کام کے لئے نکلتا ہے قدرت اس کے ہاتھوں سے محیر العقول کارنامے بھی کرادیتی ہے۔ جس کو دیکھ کر دنیا دار حیرت زدہ رہتے ہیں۔"

اور یہی وہ بات ہے جسے بڑی شدت کے ساتھ رنگ دے کر پورے زور بیان اور تبلیغی دوروں کے درمیان رُونما ہونے والے ہزاروں محیر العقول واقعات کی شہادتوں کے ساتھ بیان بھی کیا جاتا ہے۔ تبلیغی امراء ہوں کہ مامورین رعنائی تخیل کی پوری کرشمہ سازیوں کے